

مکاشفہ عیسیٰ مسیح - شماره پنج

اشعیاہ چالیس: تسلی دو، تسلی دو

Jeff Pippenger

2023-10-25

در ہفدہ آیہ نخست اشعیا چہل، آن صد و چہل و چہار ہزار نفر بہ گونہ ای نبوی در پایان سہ روز و نیم قرار دادہ شدہ اند، همان جا کہ در حالی کہ جہان شادی می کرد، در کوچہ ہا افتادہ و مردہ بودند۔ ہمہ انبیا با یکدیگر موافق اند، و رویدادہای نبوی ای کہ عرضہ می دارند ہموارہ با دیگر انبیا ہماہنگ است، زیرا خدا صاحب تشویش و آشفتگی نیست۔

وَأَرْوَاهُ الْآلْأَنْبِيَاءَ خَاضِعَةً لِلْأَنْبِيَاءِ. لِأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ إِلَهَ التَّشْوِيشِ، بَلْ إِلَهَ السَّلَامِ، كَمَا فِي جَمِيعِ كَنَائِسِ الْقَدِيسِينَ. ۱ کورنثوس ۱۴: ۳۲، ۳۳۔

تسلی بخش، کہ عیسی وعدہ داد در غیاب خود او را بفرستد، در نخستین واژگان نخستین آیہ از بیست و شش فصلی کہ واپسین روایت نبوی اشعیا را تشکیل می دہد، جای دادہ شدہ است۔ «قوم مرا تسلی دہید، تسلی دہید، خدا می گوید۔» قاعدہ نخستین ذکر تأکید می کند کہ بیست و شش فصل پس از آن باید با ارجاع بہ کمال و تحقق نہایی آمدن تسلی بخش فہمیدہ شود۔

اور میں باپ سے درخواست کروں گا، اور وہ تمہیں ایک اور تسلی دینے والا عطا کرے گا تاکہ وہ ہمیشہ تک تمہارے ساتھ رہے۔ ... لیکن تسلی دینے والا، یعنی روح القدس، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ یوحنا ۱۴: ۲۶، ۲۷۔

فریاد نیمہ شب تاریخ میلری در تاریخ یکصد و چہل و چہار ہزار تکرار می شود۔

«جہانی ہست کہ در شرارت، در فریب و گمراہی، و در خود سایہ موت آرمیدہ است—خفتہ، خفتہ۔ چہ کسانی درد جان احساس می کنند تا آنان را بیدار سازند؟ چہ صدایی می تواند بہ ایشان برسد؟ ذہن من بہ آیندہ بردہ شد، بہ ہنگامی کہ آن ندا دادہ خواہد شد: "اینک داماد می آید؛ بہ استقبال او بیرون آئیید۔" اما برخی در فراہم آوردن روغن برای تجدید چراغ های خود تأخیر خواہند کرد، و آنگاہ بسیار دیر درمی یابند کہ منش، کہ بہ وسیلہ روغن نمایاندہ شدہ است، قابل انتقال نیست۔» 11 Review and Herald، فورہ 1896۔

یہ سوال کیا جاتا ہے: "کون سی آواز" اُن لوگوں کو "بیدار" کر سکتی ہے جو "سوئے" ہوئے ہیں؟ یسعیاہ کے چالیسویں باب میں جو "آواز" انہیں بیدار کرتی ہے، وہی "آواز" ہے جو "بیابان" میں "پکارتی" ہے۔

با اورشلیم بہ دلگرمی سخن بگوئید و بہ او ندا دہید کہ خدمت شاقّ او بہ پایان رسیدہ است، کہ گناہش آمرزیدہ شدہ است؛ زیرا از دست خداوند بہ سبب تمامی گناہانش دوچندان یافتہ است۔ «صدای» آن کہ در بیابان «ندا می دہد»۔۔۔ اشعیا ۴۰: ۳۔

پیام ندای نیمہ شب ہمچنین پیام باران آخر نیز ہست۔

«شما آمدن خداوند را بیش از حد دور می پندارید۔ من دیدم کہ باران آخر می آمد، [بہ همان ناگہانی] فریاد نیمہ شب، و با دہ برابر قدرت۔» Spalding and Magan, 5۔

خدا کے کلام میں پائے جانے والے اُن بہت سے نشانوں میں سے ایک، جو اخیر کی بارش کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، وہ نشان ہے جو الفاظ یا فقروں کے دہرائے جانے سے پہچانا جاتا ہے۔ الفاظ یا فقروں کا یہ

دہرانا، آخری ایام میں نصف اللیل کی پکار، یا اخیر کی بارش کے پیغام کی علامت ہے۔ ”تسلی دو، تسلی دو“ کے دہرائے جانے کی علامت، یسعیاہ باب چالیس کے آغاز کو ٹھہراؤ کے وقت میں رکھتی ہے، جب وہ پیغام جس کی تمثیل دس کنواریوں کی مثل میں نصف اللیل کی پکار کے طور پر کی گئی ہے، پہچانا جانا اور پھر منادی کیا جاتا ہے۔ اُس وقت مسیح تسلی دینے والے کو بھیجتا ہے تاکہ سوئی ہوئی کنواریوں کو بیدار کرے، جو نبوتی طور پر سوتی ہوئی دکھائی گئی ہیں، اور بعض نبوتی مقامات میں موت کی نیند سوتی ہوئی ظاہر کی گئی ہیں۔ یسعیاہ چالیس کی پہلی آیت، نبوتی طور پر 18 جولائی 2020 کی مایوسی کے ’بعد‘ ساڑھے تین علامتی دنوں پر واقع ہے، کیونکہ اسی وقت تسلی دینے والا اُن لوگوں کو جگانے کے لیے بھیجا جاتا ہے جو سوئے ہوئے ہیں۔ ساڑھے تین دن بیابان کی ایک علامت ہے، اور وہیں ”آواز“ ”پکارنا“ شروع کرتی ہے۔

مکاشفہ یازدہ، حزقیال سی و ہفت، متی بیست و پنج، و تاریخ میلری ہا (ہمراہ با ہمان نشانہ های راه تاریخ میلری کہ در ہر جنبش اصلاحی رخ می نماید)، در کنار یکدیگر »فرایندی مشخص« را برای بیدار ساختن باکرہ های خفته شناسایی می کنند۔ این فرایند با بہ خواب رفتن باکرہ ها در ہنگام مایوس شدگی آغاز می شود۔ دورہ زمانہ درنگ کہ با آن مایوس شدگی آغاز شد، سرانجام بہ عنوان زمانہ درنگ شناختہ می شود۔ بخش پایانی زمانہ درنگ، تکوین پیام فریاد نیمہ شب است۔ ہنگامی کہ این پیام استقرار یافت، سپس اعلام می گردد تا بہ اوج خود، یعنی داوری، برسد۔

پیام داوری کہ در اشعیا بہ عنوان »صدا« معرفی شدہ است، پرسید پیامی کہ باید اعلام شود چیست۔ بہ او گفتہ شد کہ بہ زبان نمادین، پیام اسلام را عرضه کند۔ پیام نبوتی اسلام را نمی توان از قانون یکشنبہ ای کہ بہ زودی خواہد آمد جدا ساخت، زیرا اسلام قدرتی شیپوری است، و ہفت شیپور مکاشفہ نمایانگر داوری خدا بر قدرت هایی ہستند کہ قوانین یکشنبہ را وضع می کنند۔ آن قدرت ها عبارت بودند از روم بت پرست در سال ۳۲۱، کہ نمادی از اژدہا است؛ روم پاپی در سال ۵۳۸، کہ نمادی از وحش است؛ و قانون یکشنبہ ای کہ بہ زودی در ایالات متحدہ خواہد آمد، کہ نمادی از نبی کاذب است۔

در ارتباط با شناسایی این کہ آن پیامی کہ »صدا« پی کہ در بیابان ندا می داد می بایست اعلام کند چہ بود، این وعدہ قرار داشت کہ کلام خدا ہرگز ناکام نمی شود۔ »وعدہ و اطمینان« این کہ کلام خدا ہرگز ناکام نمی شود، در ہمان بستر نبوی یکسانی قرار دارد کہ در حقوق، فصل دو، آیہ سہ، چنین بیان شدہ است: »در پایان، آن سخن خواہد گفت و دروغ نخواہد گفت؛ اگرچہ درنگ کند، برای آن منتظر بمان؛ زیرا کہ یقیناً خواہد آمد، و تأخیر نخواہد کرد۔« پیام اسلام ہرگز ناکام نخواہد شد؛ یقیناً خواہد آمد۔ آخرین آیہ اشعیا، فصل چہل، خطاب بہ کسانی است کہ منتظر آن رؤیا در حقوق ہستند۔

لیکن جو خداوند کے منتظر رہتے ہیں وہ نئی قوت پائیں گے؛ وہ عقابوں کی مانند پروں سے اڑیں گے؛ وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے؛ اور وہ چلیں گے اور نہ ماندہ ہوں گے۔ یسعیاہ 40:31۔

»تاریخ پنہان« ہفت رعد، کہ اکنون در حال گشودہ شدن است، سہ نشانہ را مشخص می سازد کہ با یأس آغاز می شوند و با یأس پایان می پذیرند۔ در آن تاریخ نمادین، سہ نشانہ وجود دارد کہ بہ وسیلہ دو دورہ زمانی از یکدیگر جدا شدہ اند۔ یک یأس، زمانہ درنگ را آغاز می کند۔ زمانہ درنگ بہ پیام اصلاح شدہ و پیشگوئی فریاد نیمہ شب منتهی می شود۔ پیام فریاد نیمہ شب، دورہ ای از اعلام پیام فریاد نیمہ شب را آغاز می کند کہ بہ یأس دوم می انجامد، و آن بہ صورت داوری بازنمایی شدہ است۔ آن سہ گام، کہ بہ وسیلہ دو دورہ زمانی از ہم جدا شدہ اند، نمایانگر آلفا و اُمگا ہستند، چنان کہ در واژہ عبری »حقیقت« آفریدہ شدہ اند۔

در حزقیال سی و ہفت، حزقیال ہمچنین نمایندہ »صدا« ی اشعیای چہل است۔ آن صدا در اشعیای چہل می پرسد: »چہ را ندا دہم؟« سپس »صدا« در حزقیال سی و ہفت، آیہ ہفت، »چنان کہ« بہ او »فرمان دادہ شدہ بود« »نبوت کرد«۔

پس من چنان کہ مأمور شدہ بودم، نبوت کردم؛ و چون نبوت می کردم، ناگاہ آوازی برخاست، و اینک جنبشی پدید آمد، و استخوان ها، ہر استخوان بہ استخوان خود، بہ ہم پیوستند. و چون نگریستم، اینک پی ہا و گوشت بر آنها برآمد، و پوست از بالا آنها را پوشانید؛ اما در آنها نفسی نبود. حزقیال 37:7، 8

نخستین نبوت حزقیال استخوان ها و گوشت را بہ ہم پیوست، اما هنوز زندہ نبودند. «پس» حزقیال «چنان کہ» بار دوم «مأمور شدہ بود» نبوت کرد. نبوت دوم بدن ها را بہ حیات آورد. این دو نبوت بہ واسطہ آفرینش آدم نمونہ وار گردیدہ اند.

اور خداوند خدا انسان را از خاک زمین سرشت، و در بینی او نفس حیات دمید؛ و انسان نفس زندہ گشت. پیدایش 2:7.

دو مرحلہ ای عمل، جس کے ذریعے مردہ خشک ہڈیوں کو زندگی بخشی جاتی ہے، سب سے پہلے آدم کی تخلیق میں مذکور ہے؛ یوں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ خدا کا نبوی کلام اُس کی تخلیقی قدرت بھی ہے۔ خدا نے پہلے آدم کو "بنایا"، اور حزقی ایل کی پہلی نبوت نے ہڈیوں اور بدنوں کو یکجا کر دیا، پھر خدا نے "اُس کے تنہوں میں زندگی کا دم پھونکا؛ اور انسان جیتا جاگتا نفس بن گیا۔"

دومین نبوت حزقیال «بہ سوی باد» بود، نہ بہ سوی استخوان ها، زیرا بہ او گفتہ شد کہ «بہ باد بگو»، «ای نفس، از چہار باد بیا و بر این کشتگان بدم، تا زندہ شوند.» دومین نبوت حزقیال، کہ آن بدن های مردہ را چون لشکری عظیم بہ حیات باز می آورد، نہ متوجہ بدن های مردہ، بلکہ متوجہ باد بود. این فرمانی بہ باد بود تا بر آن بدن ها بوزد. نخستین بار کہ واژہ «نفس» در کلام خدا ذکر می شود، در آفرینش آدم است، و در آنجا بہ عنوان نفس حیات تعریف می گردد؛ و آنچه حیات را بہ بدن های مردہ در می آورد، از چہار باد می آید.

«فرشتگان چہار باد را نگاہ داشتہ اند؛ بادہایی کہ بہ اسبی خشمگین مانند شدہ اند کہ می کوشد خود را رها سازد و بر سراسر روی زمین بتازد، و در مسیر خود ویرانی و مرگ بہ بار آورد.»

"آیا بر همان آستانہٗ جہان ابدی بہ خواب خواہیم رفت؟ آیا کُند و سرد و مردہ خواہیم بود؟ آہ، کاش در کلیساهای ما روح و نفس خدا در قوم او دمیدہ شود، تا بر پای های خود بایستند و زندہ شوند." Manuscript Releases، جلد 20، 217.

دو پرسش در اینجا چنین اند: آیا ما خواہیم خفت، و آیا مردہ خواہیم بود؟... دو اصطلاح برای یک وضعیت نبوی واحد. پیام چہار باد کہ بہ وسیلہٗ فرشتگان نگاہ داشتہ می شوند، همان پیامی است کہ سبب می شود نفس خدا بہ مردگان درآید و آنان برخیزند و زندہ شوند. پیام چہار باد، پیام اسب خشمگین اسلام است. پیام چہار باد در کتاب مکاشفہ، پیام مہر کردن است. پیام مہر کردن مکاشفہ باب ہفت، آیات یک تا سہ، همان پیامی است کہ نشان می دہد چہار باد نگاہ داشتہ می شوند تا آنکہ بندگان خدا مہر شوند.

اور ان باتوں کے بعد میں نے چار فرشتوں کو زمین کے چاروں کونوں پر کھڑے دیکھا، جو زمین کی چاروں ہواؤں کو روکے ہوئے تھے، تاکہ نہ ہوا زمین پر چلے، نہ سمندر پر، نہ کسی درخت پر۔ پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو مشرق کی طرف سے چڑھتے دیکھا، جس کے پاس زندہ خدا کی مہر تھی؛ اور اس نے اُن چار فرشتوں کو، جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا، بلند آواز سے پکار کر کہا، زمین کو، نہ سمندر کو، نہ درختوں کو نقصان پہنچاؤ، جب تک کہ ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھوں پر مہر نہ کر چکیں۔ مکاشفہ 7:1-3.

پیش گوئی دوم حزقیال خطاب بہ باد بود، و حیاتی کہ باد بہ آن بدن ها رسانید، از پیام چہار باد سرچشمہ می گرفت. در آیات ہشت تا دہ حزقیال سی و ہفت، واژہ ای کہ در ہر مورد بہ صورت «باد»

یا «نَفَس» آمده است، همان واژه عبری واحد است. خدا در آدم دمید، نَفَس حیات را؛ و در حزقیال، نَفَس حیات همان پیام مهر کردن یکصد و چهل و چهار هزار است که از چهار باد می‌آید. آن پیام، قدرت آفریننده خدا را به بدن‌هایی می‌رساند که به واسطه پیام نخست، در وادی مرگ گرد آورده شده‌اند. پیام چهار باد، پیام اسلام است که به سبب قانون یکشنبه، داوری را بر ایالات متحده می‌آورد. این همان پیام فریاد نیمه‌شب است.

تاریخ پنهان هفت رعد با یک نومیادی آغاز می‌شود؛ نومیادی‌ای که زمان تأخیر را آغاز می‌کند. در مکاشفه یازده، هنگامی که آن دو نبی در ۱۸ ژوئیه ۲۰۲۰ کشته شدند، زمان تأخیر آغاز شد. حزقیال در میان مردگان بود، آنگاه که خداوند از حزقیال پرسید آیا آن دو شاهی که در کوچه بر خاک افتاده‌اند می‌توانند زنده شوند.

دست خداوند بر من بود، و مرا در روح خداوند بیرون برد و در میان دره‌ای که از استخوان‌ها پر بود، فرود آورد؛ و مرا گرداگرد آنها گذرانید؛ و اینک، در دره باز، آنها بسیار فراوان بودند؛ و آنگاه، بسیار خشک بودند. و به من گفت: ای پسر انسان، آیا این استخوان‌ها می‌توانند زنده شوند؟ و پاسخ دادم: آه، ای خداوند یهوه، تو می‌دانی. حزقیال ۳۷:۱-۳.

در آیه هفتم، هنگامی که حزقیال نخستین آن دو نبوت را ابلاغ می‌کند، پیام به‌سادگی این بود: «ای استخوان‌های خشک، کلام خداوند را بشنوید.» یوحنا در مکاشفه می‌نویسد: «خوشا به حال آنان که سخنان نبوت این کتاب را می‌شنوند.» حزقیال نمایانگر آن استخوان‌های خشک مرده است که مبارک‌اند، یعنی کسانی که فرمان حزقیال را برای شنیدن کلام خداوند می‌شنوند، و کلام او حق است. در فصل دوم حزقیال، تجربه کسانی که کلام خدا را می‌شنوند، توصیف شده است.

و او به من گفت: «ای پسر انسان، بر پای‌های خود بایست تا با تو سخن گویم.» و چون با من سخن گفت، روح در من داخل شد و مرا بر پای‌هایم برپا داشت، تا سخن او را که با من می‌گفت، بشنوم. حزقیال ۲:۱، ۲

در باب یازدهم مکاشفه، هنگامی که اجساد مرده کلام خداوند را می‌شنوند، تسلی‌دهنده به درون ایشان داخل می‌شود و بر پاهای خویش می‌ایستند. این تسلی‌دهنده است که ایشان را بر پاهایشان برپا می‌دارد.

و پس از سه روز و نیم، روح حیات از جانب خدا به ایشان داخل شد، و بر پای‌های خود ایستادند؛ و ترس عظیمی بر کسانی که ایشان را دیدند، فرو افتاد. مکاشفه ۱۱:۱۱

برخاستن مردگان، گام نخست در فرایندی دو مرحله‌ای است که آنان را از قبرهایشان برمی‌خیزاند تا به آن علمی بدل شوند که در داوری قانون یکشنبه برافراشته می‌گردد. هنگامی که آنان در باب یازدهم برمی‌خیزند، «ترس عظیم» بر کسانی که ایشان را می‌بینند مستولی می‌شود.

او از ترس به دژ استوار خود خواهد گریخت، و امیرانش از بیرق هراسان خواهند شد، خداوند می‌گوید، آن که آتشش در صهیون است و کوره‌اش در اورشلیم. اشعیا ۳۱:۹.

پیام فریاد نیمه‌شب در تاریخ میلری، بخش دوم پیام فرشته دوم بود. پیام فرشته دوم موجب جدایی میلری‌ها از کلیساهایی شد که در آن زمان به‌عنوان دختران بابل شناخته می‌شدند، و وفاداران فراخوانده شدند تا بیرون آیند و در کنار میلری‌ها بایستند. به‌وسیله آن پیام، «بدنی» از ایمانداران تشکیل شد، و سپس گام دوم، پیام فریاد نیمه‌شب بود که به پیام دوم پیوست و به آن قدرت بخشید. آنگاه میلری‌ها به لشکری عظیم بدل شدند که آن پیام را همچون موجی خروشان در سراسر سرزمین پیش بردند. آن فرایند دو مرحله‌ای، همان دو صدای مکاشفه هجده است، و عیناً همان فرایند رستاخیز استخوان‌های خشک مرده در حزقیال است که در کوچه مکاشفه یازده کشته شده بودند.

«فرشتگان فرستاده شدند تا آن فرشتہ نیرومند نازل شدہ از آسمان را یاری دہند، و من صدایہی شنیدم کہ گویہی از ہر سو طنین انداز بود: از او بیرون آید، ای قوم من، مبادا در گناہانش شریک شوید و از بلاہایش نصیبی یابید؛ زیرا گناہانش تا بہ آسمان رسیدہ است، و خدا بی عدالتی ہای او را بہ یاد آوردہ است۔ این پیام چنین می نمود کہ افزودہ ای بر پیام سوم باشد و بہ آن پیوستہ باشد، چنان کہ فریاد نیمہ شب در سال 1844 بہ پیام فرشتہ دوم پیوست۔» Spiritual Gifts، جلد 1، 195، 196.

نخستین نشانہٴ راہ در تاریخ پنهان ہفت رعد، نومیدی ای است کہ زمان درنگ را آغاز می کند۔ زمان درنگ دورہ ای زمانی است کہ بہ صورت سہ روز و نیم بہ تصویر کشیدہ شدہ است، کہ نمادی از بیابان است۔ در پایان چہل سال سرگردانی در بیابان، یوشع سپاہی عظیم را بہ درون سرزمین موعود رہبری کرد۔ در پایان آن سہ روز و نیم، حزقیال بہ وادی مرگ بردہ می شود و بہ او گفتہ می شود کہ بہ اجسادِ مردہ فرمان دہد تا «کلام خداوند را بشنوید۔» حزقیال «آوازی» است کہ در بیابان ندا می دہد۔ فرمان شنیدن کلام خداوند، اعضای بدن را بہ یکدیگر پیوند می دہد، اما ایشان ہنوز زندہ نیستند، ہنوز سپاہ نیستند، ہنوز مہر نشدہ اند۔ «کلام خداوند» کہ حزقیال در فصل دو بر زبان می آورد، آشکار می سازد کہ ہنگامی کہ تسلی دہندہ می رسد، قوم خدا بر پا می ایستند، در همان حال کہ ہم زمان کلام خداوند را می شنوند۔ مسیح وعدہ داد کہ تسلی دہندہ را خواہد فرستاد، سہ روز و نیم پس از آن کہ ایشان در کوچہ کشتہ شدند۔

آن گاہ کہ آن بدن ہا کہ «ہنوز زندہ نیستند» برپا ایستادند، نبوتی دوم بہ ایشان دادہ خواہد شد۔ «صدای نداکنندہ در بیابان» در اشعیا می پرسد: آن نبوتی کہ باید ندا دہد چیست؟ «پیامی» کہ ہم حزقیال و ہم «صدا» در اشعیا چہل مأمورند عرضہ کنند، پیام اسلام است۔ ہنگامی کہ آن نبوت ابلاغ شود، «آدم» چون لشکری عظیم بہ حیات درمی آید۔ سپس آن دو شاہد زندہ، پیام دآوری اسلام را بر ایالات متحدہ اعلام می کنند، بہ سبب تصویب قانون یکشنبہ کہ بہ زودی خواہد آمد۔ دآوری قانون یکشنبہ، سومین نشانہ در تاریخ پنهان ہفت رعد است۔ چون آن بہ انجام رسد، آن لشکر بہ مثابہ علمی بہ سوی آسمان افراشتہ می شود، و در مکاشفہ چہارہدہ بہ تصویر کشیدہ شدہ است۔

«من در پیام ہای فرشتہٴ اول، دوم و سوم تجربہ ای داشتم۔ فرشتگان بہ صورت پروازکنان در میانہٴ آسمان تصویر شدہ اند، در حالی کہ پیامی ہشدارآمیز را بہ جہان اعلام می کنند و این پیام ارتباطی مستقیم با مردمی دارد کہ در روزہای آخر تاریخ این زمین زندگی می کنند۔ هیچ کس صدای این فرشتگان را نمی شنود، زیرا آنان نمادی ہستند برای نشان دادن قوم خدا کہ در ہمہاہنگی با جہان آسمان کار می کنند۔ مردان و زنان، کہ بہ وسیلہٴ روح خدا روشن شدہ و بہ واسطہٴ حقیقت تقدیس یافتہ اند، این سہ پیام را بہ ترتیب خود اعلام می کنند۔» Selected Messages, book 2, 387

آن علم برافراشتہ وہ تیسرا فرشتہ ہے جو آسمان کے بیچ میں اُڑتا ہے اور بنی نوع انسان کو حیوان کے نشان کو قبول کرنے سے متنبہ کرتا ہے۔ وہ عظیم لشکر اس پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میکائیل اُٹھ کھڑا ہو اور انسانی مہلت آزمائش ختم ہو جائے۔

ما این افکار را در مقالہٴ بعدی ادامہ خواہیم داد۔

اور آدھی رات کو پکار مچی، دیکھو، دولہا آتے؛ اُس سے ملاقات کے لیے باہر نکلو۔ متی 25:6۔